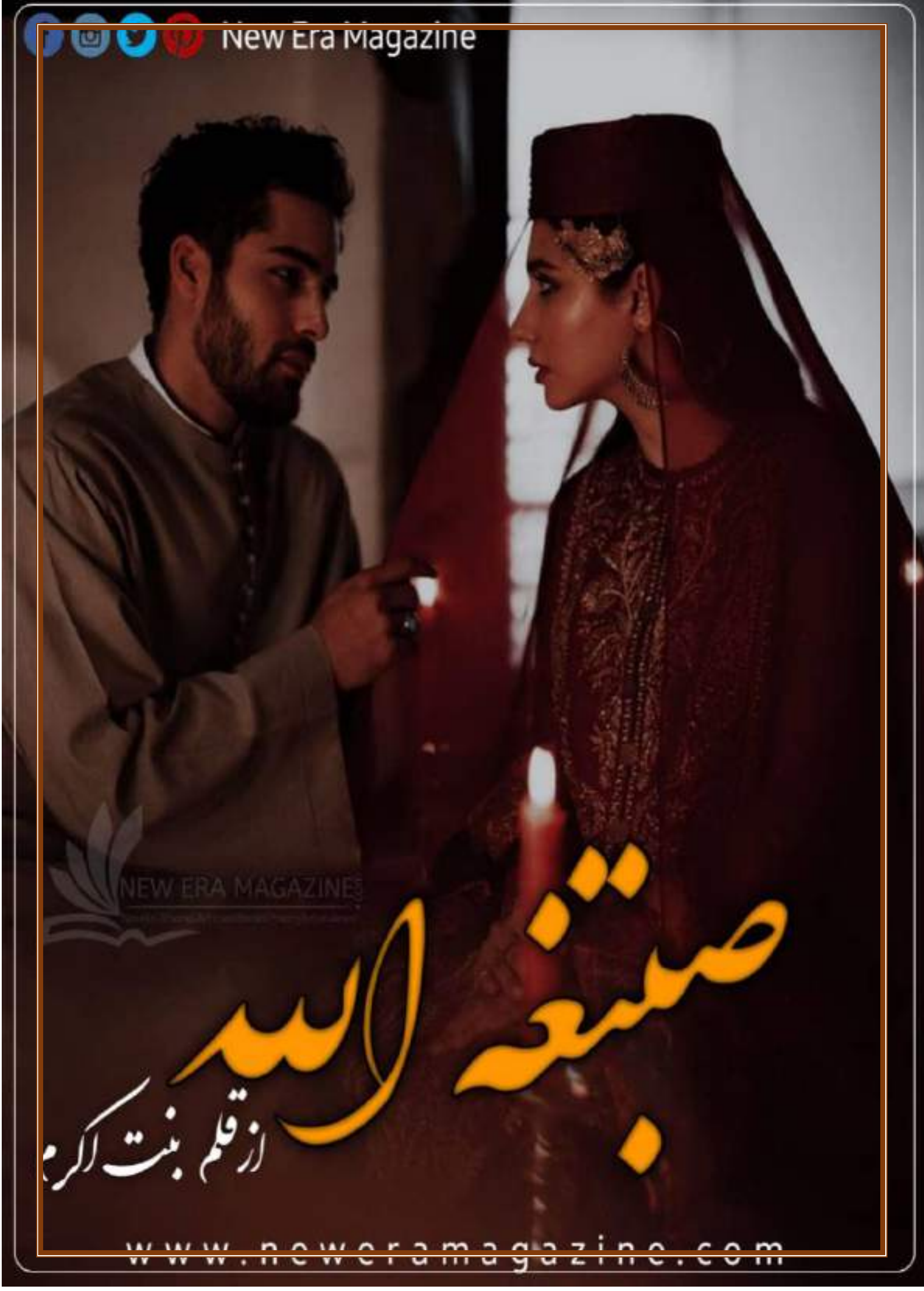
New Era Magazine
NEW ERA MAGAZINES
صبغہ اسد
از قلم بنت اکرم
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(Continue Novel)

صبغۃ اللہ

از بنت اکرم

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

" صِبْغَۃَ اللّٰہِ، وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰہِ صِبْغَۃً وَّنَحْنُ لَہٗ عٰبِدُوْن -(البقرہ : 138)

رنگ اللہ کا، اور کون زیادہ اچھا ہے اللہ سے

رنگ میں، اور ہم اسی کی عبادت کرنے والے ہیں۔

باب اوّل۔

عموماً یہ خیال کیا جاتا ہے کہ دسمبر کی یخ بستہ راتیں اداسی کی چادر تانے ہوتی ہیں۔ شعراء نے دسمبر کو اپنی شاعری میں اداسی سے تشبیہ دی ہے۔ وہ ہمیشہ سوچا کرتی تھی، بھلا موسموں سے بھی جذبے مشروط ہوتے ہیں؟ پھر خود ہی جواب دیتی کہ نہیں، جذبے تو دل کے موسم سے منسلک ہوتے ہیں۔ دل اگر مطمئن ہو تو ہر طرف قوس قزح بکھری نظر آتی ہے اور اگر اداس ہو تو ہر چیز پہ اداسی چھائی لگتی ہے۔

مگر آج اسے ایک اور بات کا احساس ہوا کہ انسان کو تب بھی موسم خشک اور اداس لگتا ہے جب اپنا کوئی پیارا بے چین ہو۔

اس کے سامنے بیٹھی وہ پیاری سی لڑکی بھی آج اداس تھی، مرجھائی ہوئی تھی۔

وہ کہتے ہیں نا، "اللہ دشمن کو بھی مرض محبت میں مبتلا نہ کرے" مگر یہاں تو جان سے پیاری دوست اس مرض کا شکار ہو چکی تھی۔

"تمھیں کیا لگتا ہے اس بزرگ و برتر ذات نے تمھارے لیے کچھ سوچ کر نہیں رکھا ہو گا؟۔۔اس پاک زات نے اگر تم سے بہتر لیا ہے جو کہ تمھیں لگتا ہے کہ تمھارے لیے بہتر تھا تو وہ ذات تمھیں بہتر کے بدلے بہترین دے گی۔" وہ محبت بھرے لہجے میں اپنی جان سے پیاری دوست کو سمجھا رہی تھی۔

.

نیلا آسمان رنگت بدل کر سرخی مائل ہو رہا تھا اور سارے دن کا تھکا آفتاب مشقت بھرے دن کے بعد سکون والی رات مہیا کرتا، اپنی واپسی کی طرف گامزن تھا۔

وہ اس وقت شاپنگ مال کے باہر کھڑے زاویار لوگوں کا انتظار کر رہے تھے۔ عرشمان

اپنی کار سے ٹیک لگائے موبائل میں محو کھڑا تھا اس کے سامنے عبیر احمد کا ہاتھ پکڑے اسے کچھ دکھا رہی تھی ان سے کچھ فاصلے پر جینز پر سبز کرتے میں ملبوس مرحا اور کالے کرتا زیب تن کیے عفاف کھڑی تھیں۔

عفاف، عبیر، مرحا اور عرشان ایک گاڑی میں تھے جبکہ زاویار روبینہ، صوفیہ اور عزہ ایک گاڑی میں تھے کیونکہ زاویار کو عزہ اور صوفیہ کو ان کے گھر سے پک کر کے لانا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"چاچو۔۔مجھے چاکلیٹ کھانی ہے۔" احمد نے عبیر سے ہاتھ چھڑوایا اور عرشان کی طرف بڑھتے ہوئے دنیا جہاں کی معصومیت چہرے پر سجائے عرشان سے کہا۔

"کیوں پیسے پکڑائے تھے۔۔" عرشان جس نے سیاہ پینٹ پر سفید ٹی شرٹ پہن رکھی تھی اور سامنے کے دو بٹن کھلے تھے جس میں سے اس کا پسٹل والا لاکٹ نظر آرہا تھا اس نے اسی کی طرح چہرے پر شرارت بھری مسکراہٹ سجائے جواب دیا۔اس کا مقصد صرف احمد کو تنگ کرنا تھا۔

"جی باباجانی نے اتنے پیسے دیے تھے نا۔ہنا ناماما۔"؟احمد بھی اسی کا خون تھا۔آتے ہوئے عرشان کو آصف صاحب سے پیسے لیتے دیکھ چکا تھا اسی کے لہجے چھوٹا سا ہاتھ کھولے پیسوں کے زیادہ ہونے کے ثبوت میں بولا تھا

"چل بھاگ جا اپنے بابا سے لیے ہیں میں نے آپ کے بابا تو اتنے کنجوس ہیں آپ کو بھی نہیں دے کر بھیجتے"وہ اس کو مزید تنگ کر رہا تھا۔ان دونوں کی اسی طرح لگتی تھی۔ہمشیہ تین سالہ احمد عفان اس چوبیس سال کے عرشان آصف پر غالب آ جاتا تھا ۔مگر احمد آج منہ بنا کر "میرے بابا دیتے ہیں ہنا ناماما" کہتا عبیر کے پاس جا چکا تھا۔عبیر نے مسکرا کر سر ہلا دیا وہ ہر بات میں ماں کی تصدیق کروانا نہیں بھولا تھا.یہ بھی اس نے اسی چاچو سے سیکھا تھا۔

کچھ فاصلے پر کھڑی مرحا اور عفاف نے عرشان کی اس بات پر فوراً اس کی طرف دیکھا۔۔گویا اس نے کوئی گناہ کر دیا ہو

مرحا نے اسے اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا۔

احمد اشارہ پاتے ہی مرحا کی طرف بڑھ گیا مگر عرشان اسے مرحا کے ہاس پہنچنے سے پہلے ہی کسی چیل کی طرح اچک چکا تھا۔

"چھوٹو۔۔یہ تم جن کی طرف جارہے ہو ناوہ خود اس وقت ہمارے بھروسے پر ہیں"

عرشمان نے شرارت بھری مسکراہٹ لیے اس کو تنگ کرتے ہوئے بولا۔

احمد لاڈلا تو پورے مصطفیٰ ہاؤس کا ہی تھا، مگر بقول عبیر اور عرشمان کے مرحا اور عفاف

کا چمچہ تھا۔

"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مینٹل،سائیکو۔۔۔"اور ناجانے وہ اس کو کیا کیا بول گئی مگر دل میں۔سامنے بولتی تو وہ

اسے یہیں چھوڑ جاتا اسے زاویار کے آنے تک اسے برداشت کرنا تھا۔

"احمد بیٹا ان کو بتادیں کہ مجھے

کسی ایرے غیرے کی بلکلللل۔۔ضرورت نہیں ہے۔۔۔"عرشمان کے الفاظ اسے

کسی بھاری پتھر کی طرح محسوس ہوئے تھے اپنے غصے کو قابو کرتی وہ بھڑاس نکالنے

والے انداز میں دانت پر دانت جماتی جھوٹی مسکراہٹ لیے بولی۔

"جی ٹھیک ہے میرو۔"تین سالہ احمد تابعداری کی حدود پار کرتا ہوا فورا بولا.

چاچو۔۔ میرو۔۔۔۔احمد کی اس قدر تابعداری نے عرشمان کو تپا دیا وہ تپ کر غصے سے بولا۔

"چپ اوئے""" اور یہ میرو کیا ہوتا ہے۔؟؟ پھو پھو بولتے ہیں جن کے ساتھ سارا دن رہتے ہو نا بلکل ان کے جیسے ہوتے جا رہے ہو" اس بار پھر مرحا کو سنایا گیا۔ مگر اس کے اس ڈانٹ والے انداز سے احمد کی گھنی پلکیں ٹپکتے موتی سمیٹنے لگیں۔ عبیر نے احمد کو اٹھا کر کے اپنے پاس کر لیا.

اس سے پہلے کہ مرحا کچھ بولتی, عفاف بول پڑی۔۔

"بھائی.. ! یہ عورتوں کی طرح طنز کے تیر مارنا بند کریں اور زاوی بھائی کو کال کریں ورنہ یہ جیب تھوڑی سی ہلا لیں۔۔ اشارتاً کچھ کھلا دیں۔۔" کہا تھا۔

"تم اور احمد تو ہو ہی چمچے لوگوں کے۔۔ ان کی کٹھ پتلیاں ہو۔۔" وہ پھر تپ کر بولا

"جی۔۔ بلکل عرشمان" عبیر جو کب سے چپ تھی منہ پر ہاتھ رکھ کے ہنستے ہوئے عرشمان کی فیور میں بولی۔

"بھابھی یار.this's not fair، آپ کا بیٹا بھی انہی کی وجہ سے اداس ہوا ہے۔"

عفاف ناراضگی لیے بولی۔

"یار عفاف سمجھا کرو نا،اب بھابھی ہماری کافی درد رکھتی ہے لوگوں کیلیے مطلب بیچارے لوگوں کیلیے۔اب اتنا سا تو ساتھ دیں گی نا اپنے دیور جی کا۔۔بیچارے اور دیور جی پر خاصا زور دیا گیا"۔۔مرحا نے اپنی طرف سے حساب برابر کیا۔

"ایک ماں کی محنت ہے میرے بیٹے کو چاچو سے لے کر چاکلیٹ کھانی ہے"عبیر نے مظلوم انداز بناتے ہوئے آنکھ سے اشارہ کیا اور مرحا کے قریب ہوتے ہلکی بنبناہٹ کی جس سے مرحا کا قہقہہ بلند ہو چکا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"احمد ادھر آؤ ایک سٹوری سناؤں۔۔"عرشمان اس کے قہقہے سے جلتے بنتے ہوئے احمد کو گود میں اٹھاتے ہوئے بولا۔

مگر اس کی سٹوری مرحا کو ساتویں آسمان پر پہنچا چکی تھی

"جی سٹوری۔۔جی چاچو "احمد چاکلیٹ،ڈانٹ سب کچھ بھلاتے ہوئے سٹوری کا نام سنتے ہی چہکا۔

عرشمان نے اسے گود میں لیے سٹوری سنانے لگا.

"دو دوست اور جلنے کڑھنے والی چڑیل پھوپھو"

اس کی سٹوری سن کر مرحا ایسے تھی جیسے کسی نے لال مرچ کا ڈھیر کھلا دیا ہو۔۔اس قدر غصے کی حالت میں تھی کہ جواب دیے بغیر وہاں سے واک آؤٹ کر گئی۔۔

اور خود ہہ منہ ہی منہ میں بولنے لگی.

"اللہ اللہ کیا میں ؟میں جلتی ہوں،وہ بھی اس پاگل سے ہنہ،بندہ پوچھے آپ میں ہے کیا ۔جو میں مرحا یوسف جلوں ہنہ۔۔

اور عفاف پیچھے بھاگی۔

مرحا۔۔میرو۔۔سن یار۔۔وہ آوازیں دیتی پیچھے بھاگی۔

"کہیں نہیں جارہی یار وہ سامنے بیٹھنے لگی۔۔ہوں اس نے انگلی سے فٹ پاتھ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور "میرا بھائی آئے تو بتا دینا۔۔میں جاہل لوگوں میں نہیں بیٹھ سکتی۔۔اور تمھیں،بھابھی اور احمد کے علاوہ جو ھیں وہ جاہل "کافی نخرے سے میرا بھائی کہا گیا تھا۔

اس کا نخرہ بنتا بھی تھا اس کا پیارا بھائی اس پر جان لٹاتا تھا، ہر بات بن کہے سمجھ جاتا، اس کی ہر تکلیف کو خود کی تکلیف سمجھنے والا۔

ہاہا۔۔۔عرشان کا قہقہہ بلند ہوا۔۔

"بھائی اب بس کریں یار۔۔"اس سے پہلے کہ اب وہ کچھ اور کہتا عفاف نے اسے چپ کروا دیا۔

"اوکے۔۔اوئے چمچے۔۔ویسے یہ زاوی کدھر رہ گیا۔۔کال کرتا ہوں۔۔"اب وہ سیریس ہوا چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے احمد کو پکارا جو مرحا کے پاس جا چکا تھا اور چمچہ بھی اسی کو کہا گیا تھا۔

احمد مرحا کے بغیر نہیں رہ سکتا تھا، اس کی لاڈلی پھوپھو اسکے چھوٹے چھوٹے نخرے اٹھاتے تھکتی نہیں تھی اس کو عرشان چاچو اور مرحا پھوپھو میں سے کوئی ایک لینا پڑتا تو اسے ہمیشہ میرو چاہیئے تھی اور عرشان اسی بات پر تپ جاتا تھا۔

www.neweramagazine.com

دونوں گھروں (مصطفیٰ اور فاروقی) میں عید کا سماں تھا سب کے چہروں سے خوشی جھلک رہی تھی، خاندان میں کافی عرصے بعد آئی شادی کو لے کر سب ہی پرجوش تھے۔

ا

شعر کی شادی کی تیاریاں عروج پر تھیں۔رشتہ خاندان کے لوگوں میں ہی کیا گیا تھا۔

"میر و ہم ناسیم ڈریسنگ کریں گے۔"۔عزہ خوشی سے چہک کر بولی تھی،اس کی خوشی اس کے چہرے سے عیاں ہو رہی تھی اس کے مطابق آخر کو دلہے کی اکلوتی بہن تھی۔

وہ سب شاپنگ سے تھکے ہارے مصطفیٰ ہاؤس کے ٹی وی لاؤنج میں بیٹھے تھے۔

حسن،تدبیر اور سلیقہ مندی کی زندہ مثال یہ ٹی وی لاؤنج جسے رنگوں کے فنکارانہ امتزاج اور منظم ترتیبات سے مزین کیا گیا تھا۔مرکزی دیوار کو بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا اس پر تینتالیس انچ کی سمارٹ ایل ای ڈی لگائی گئ تھی اور ساتھ ہی لکڑی سے بنی شیلف پر سلیقے سے کتابیں رکھی گئیں تھیں جو گھر کے مکینوں کا کتب بینی کا شوق ظاہر

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کررہی تھیں اور خاکستری اور سفید رنگ کے خوبصورت پردوں اور شاہانہ انداز کے خاکستری صوفوں سے مزین کیا گیا تھا۔

ان صوفوں پر بیٹھیں صوفیہ اور عظمیٰ کچھ کپڑے لے کر اماں جی کو دکھا رہی تھیں اور روبینہ سب کیلئے چائے کا کہنے گئی تھی۔ عرشان آتے ہی اوپر اپنے کمرے میں چلا گیا۔اور عبیر بھی احمد کو کمرے میں لٹانے گئی تھی جو کہ سو چکا تھا۔

"کون ہم"؟ مرحا کے بولنے سے پہلے ہی زاویار نے سوال کر لیا. جو قریب ہی صوفے پر بیٹھا تھا

"ہم سب۔"عزہ نے ہم سب میں صرف لڑکیوں کی بات کی تھی اور زاوی بچارا سمجھا کہ ،سب۔، مطلب لڑکے بھی۔

"ارے نہیں یار ہمیں باز رکھو یہ اپنے ان یونیفارم سے۔"زاویار نے سارے کپڑوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

مرحا، عفاف اور عزہ نے بہت ہی عجیب منہ (زاویے) سے اسے دیکھا تھا۔

"باز رکھو ہمیں بھئی۔۔اب اگر تم پیلے لہنگے پہنو گی تو ہم بھی پیلے لہنگے۔لا حولا ولا قوتہ الا

بااللہ نعوز بااللہ (اسے جو جو آتا تھا وہ بول چکا تھا) میں تو سوچ بھی نہیں سکتا۔۔"زاویار نے سوچتے ہی بات ادھوری چھوڑتے ہوئے جھڑ جھڑی کھائی

زاویار نے اس قدر معصومیت سے کہا کہ پورے لاؤنج میں قہقہوں کی آوازیں گونجنے لگیں۔

"سب سے پہلے عزہ کی ہنسی باہر نکلی۔۔اور پھر وہ تینوں ایک دوسرے کی طرف دیکھتیں اور پھر زاویار کی طرف اور پاگلوں کی طرح ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہی تھیں۔زاوی اپنا مزاح بنتا ان سب کو دیکھ رہا تھا۔

"ارے کیا کہا۔۔تم اور لہنگا؟؟؟"

"ویسے زاوی یار کتنے اچھے لگو گے ہاہا شغل کا شغل اور فیشن کا فیشن۔۔۔ہاہا"ان کی باتیں سنتا صہیب مصعب کے ساتھ آتا چھیڑنے والے انداز میں بولا۔

"میں اکیلا نہیں تم سب بھی کیونکہ سیم تو پھر سب کا ہو گا۔۔"زاوی اپنی بے عزتی محسوس کرتا تپ کر بولا۔

"قسم سے یار۔۔ویسے امیجن (تصور) کرو اگر دونوں گھروں میں سارے مرد بھی لہنگے پہنیں۔کتنا فنی لگے گا۔۔ہاہا۔زاوی تو ایسے اپنا لہنگا اٹھائیں۔۔"مصعب نے لہنگا اٹھانے کے سٹائل میں ہاتھ نیچے سے اوپر کی طرف کیا اور ہسنے لگا۔

زاوی تپ گیا۔اور پاس صوفہ پر پڑا سفید کشن اٹھا کر مصعب کو مارا۔۔"چل اوئے نکل اپنے گھر،سونے دو ہمیں"غصہ قابو میں نہ رکھتے ہوئے بولا تھا۔

اس پر رونق ماحول میں یکایک خاموشی بڑھ گئی تھی کئی آوازیں منجمند ہوئیں تھیں ٹی وی لاؤنج میں اڈتے قہقہے اچانک رک گئے تھے

سب کے لب سکیڑے تھے ان کو زاوی سے ایسے ری ایکشن کی توقع نہیں تھی۔۔اور مصعب بھی شرمندہ ہوتا نظر آ رہا تھا۔

"سوری یار۔۔مجھے نہیں پتا تھا کہ تمھیں برا لگے گا۔۔میں تو جسٹ ایویں سب کو دیکھ کر فری ہو گیا۔"

.."Sorry again friend"

"چلیں عزہ۔۔تائی امی کو اور تمھیں لینے آئے تھے"مصعب نے سکونت توڑا۔

جبکہ آج انھوں نے رات گئے تک ادھر ہی رہنا تھا وہ عزہ سے مخاطب ہوا اس کا لہجہ سرد تھا۔۔کہ سب اسے دیکھ رہے تھے۔

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

"جو صبغۃ اللہ اپنائے گا اس پر آزمائشیں آئیں گی اس کی مخالفت ہو گی،اس کیلئے زندگی

تنگ ہوئی لیکن! ہمیشہ یاد رکھو کہ اللہ نے خود کہا ہے۔ سمجھانے والے کا انداز بہت پرجوش تھا۔

استاد کالے عبایا میں ملبوس گلابی سکارف اوڑھے ہوئے تھیں اور بورڈ پر "صبغۃ اللہ" لکھ رہیں تھیں۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰہ"۔

انہوں نے مڑتے ہوئے محبت سے ایک نرم مسکراہٹ لیے کہا،

وہاں موجود سب طلبہ سکارف میں مقید سر جھکائے نوٹس بنا رہے تھے. مگر وہ پین گھمائے کسی اور ہی سوچ میں مگن تھی.

"colours of Allah" وہ زیر لب بڑبڑائی

"اگر آپ خالص اللہؐ کیلئے توحید پر جمے ہوئے ہیں تو اللہؐ آپ کیلئے کافی ہے۔اندر سے مسلمان،خالص اور عبادت کرنے والے باہر سے صبغۃ اللہؐ کے رنگ میں رنگے ہوئے -رنگ وہ جو اندر تک اثر کرے۔"

تو آپ سب نے آج کیا سیکھا۔استاد نے اپنی بات مکمل کرتے ہوئے کہا اور موجود کرسی پر بیٹھ گئیں۔

"جی میم ہم نے صبغۃ اللہؐ اپنانا ہے" پہلی لائن میں بیٹھی ایک لڑکی نے جواب دیا"

"نہیں نہیں۔۔یہ رٹی رٹائی باتیں نہیں کرنا کیا ہے،کرنے کا کام کیا ہے۔؟انہوں نے سر ہلاتے ہوئے لب پھیلائے۔

"اخلاص" پیچھے کہیں سے آواز آئی۔وہ ایک گہری سوچ لیے اچانک سے بولی تھی۔

"جی،شاباش "اور اخلاص کیسے آئے گا؟استاد نے ٹیبل پر موجود پین ہولڈر میں پین رکھتے ہوئے کہا۔کلاس کے اختتام پر وہ ایسے ہی ہر چیز کو واپس اس کی اصل جگہ پر رکھ دیتی تھیں شاید یہ ان کی شخصیت کا حصّہ تھا،یا یہاں کا اصول،وہ سمجھ نہیں پائی۔

سب خاموش ہو گئے،

"کسی . کو نہیں معلوم . ؟"استاد نے پوچھتے ہوئے عبایا کلائی سے پیچھے کرتے ہوئے وقت دیکھا،اسی میں ایک لڑکی جو عبایا سکارف پہنے ہوئے ہی تھی مسکراتے ہوئے ہاتھ میں موجود چھوٹا سا سفید کاغذ کا ٹکرا وہاں موجود استاد کو پکڑایا۔ جس پر وقت اوپر ہونے کا لکھا تھا کلاس میں مداخلت نہ کرنے کی وجہ سے چٹ پر بات کرنا اس ادارے کا ایک اصول تھا.

"جی جی بس ہو گیا"

استاد نے مسکراتے ہوئے لکھی ہوئی سطر پڑھی اور کلاس سے مخاطب ہوئیں

"جی تو ہم اسی سوال پر کلاس ختم کرتے ہیں کہ ،اخلاص ہے کیا" یہ پتا ہو گا تو ہی معلوم کریں گے کہ اخلاص کیسے آئے گا؟

مجلس کے کفارے کی دعا پڑھ لیں۔۔

-

مجلس کے کفارہ کی دعا

سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ

ترجمہ۔۔

اے اللہ! تو پاک ہے اور تیری ہی تعریف ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ت

حضرت ابوہریرہ (رض سے روایت ہے کہ) رسول اللہؐ نے فرمایا:

جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا جس میں اس سے بہت سی قابل مواخذ اور فضول باتیں سرزد ہوئیں مگر اس نے اس مجلس سے اٹھتے وقت یہ دعا پڑھی تو اللہ تعالی اس کی ان سب لغزشوں کو معاف کر دے گا جو اس مجلس میں اس سے سرزد ہوئیں۔

(ترمزی)

ـ

۔سب نے مل کر دعا پڑھی۔

اسلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ، جزاک اللہ خیر۔"استاد دعائیہ کلمات کہتیں کلاس سے چلی گئی۔۔

اور سب اپنی اپنی نشستوں سے اٹھ گئے مگر وہ اس سوال پر اٹک گئی۔

"اخلاص کیا ہے"؟

اٹھی تو زاویار بھی تو۔عزہ جانے کیلئے

جانے کیلیے مڑ گیا اور پھر واپس مڑا

- مصعب بتانا ذرا۔۔وہ اچانک بولا تھا۔

سب نے اس کی طرف دیکھا۔

بتانا ذرا کیسے اٹھاؤ گا میں لہنگا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

خود ہی بول کر زور سے ہنسنے لگ گیا۔۔پہلے تو کسی کو سمجھ نہیں آیا بعد میں سب دوبارہ پاگلوں کی طرح ہنسنے لگ گئے۔دوبارہ رونق نے خاموشی کو مات دی تھی۔

مصعب نے ہنستے ہوئے اچانک اس کی طرف دیکھا جو پیٹ پر ہاتھ رکھے ہنس رہی تھی ۔۔وہ جیسے منجمند ہو گیا تھا۔آتی آوازیں اس کے کانوں سے ٹکرا کر واپس جا رہی تھیں۔

اب وہ عزہ کو مصعب کے سٹائل میں لہنگا اٹھا کر دکھا رہی تھی ۔۔بلا شبہ عزہ بہت پیاری تھی سفید رنگ،لمبے،گھنے بال جیسے کہ کوئی آئیڈیل لڑکی ہوتی ہے مگر ہلکے آسمانی رنگ کا کرتا پہنے اور دوپٹے کو گردن میں مفلر کی طرح لپیٹے ہوئے وہ لمبے بالوں والی لڑکی اسے عزہ کے مقابلے کوئی پری لگی تھی۔

اب وہ اپنے کالے گھنے گنگھرالے بالوں کو جوڑا بنا رہی تھی،اس کا دل کیا وہ اسے کہیں چھپا لے جہاں اس کے سوا اسے کوئی نا دیکھے۔

وہ یک ٹک اسے دیکھے جا رہا تھا۔۔جیسے وقت رک گیا تھا۔۔اسے پہلے کبھی وہ اتنی اچھی نہیں لگی تھی مگر آج نا جانے کیوں؟؟

وہ بچپن سے اس کے ساتھ ہی بڑا ہوا تھا مگر اسے لگا جیسے وہ اسے پہلی دفعہ دیکھ رہا ہے،

آج وہ اس کے ہر انداز کو نوٹ کر رہا تھا۔

"اوئے "صہیب نے آواز دی مگر اس نے سنی ہو تو جواب دیتا۔

"اوئے کدھر ؟صہیب نے اسے بلایا صہیب اسے نوٹ کر چکا تھا۔

"نہیں۔۔چل چلیں۔۔"وہ ٹرانس کی سی کیفیت سے باہر آیا اور بوکھلاتے ہوئے بولا۔

ص

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہیب اس کی حالت پر زوردار قہقہہ بلند کیا۔معصب نے گھوری ڈالی

'ڈول لادوں وہ بجالے "معصب الجھے ہوئے انداز میں بولا۔صہیب کے لب پھیلائے

اور دانت نظر آنے لگے۔

وہ ان سب سے تھوڑا دور کھڑے تھے،زاویار ان کی طرف آیا۔

"اوئے لیلیٰ مجنوں کدھر "؟؟؟"چلو آؤ باہر بیٹھیں۔۔"

زاویار نے بڑے پیار بھرے انداز سے کہا۔

"ارے نہیں۔۔ سردی بڑھ رہی ہے اب ہم چلتے ہیں"۔۔اس سے پہلے کے صہیب رکنے کی ہامی بھرتا مصعب نے فوراً انکار کر دیا۔۔کیونکہ اس کے لیے ابھی وہاں رکنا آسان نہیں تھا۔۔اور اب وہ رکنا نہیں چاہتا تھا۔

"ارے ارے میرے بے بی کو سردی لگ جائے گی"۔۔زاویار نے مصعب کے کندھے پر پنچ کرتے ہوئے اسے لتاڑا۔

صہیب مصعب کی ہر بات بنا کہے کہ سمجھتا تھا۔۔ تو آج کیسے نا سمجھتا۔

"نہیں یار ا۔۔اب چلتے ہیں۔۔ بابا لوگ ویٹ کر رہے ہونگے۔ کل ملتے ہیں پھر" صہیب نے بڑی سہولت سے انکار کیا اور مصعب کی طرف دیکھا مصعب نے سر کے پیچھے ہاتھ پھیرتے ہوئے منہ اوپر آسمان کی طرف کر لیا۔

مصعب کو اس وقت صہیب اپنے ہر مسئلے کا حل لگا تھا، اور ایسا لگنا غلط بھی نہیں تھا، ہمیشہ سے ایسا ہی تو ہوتا آیا تھا ادھر کوئی مسئلہ پیش آتا ادھر اس کا حل ہو جاتا، وہ دونوں ایک

دوسرے کیلئے ہمیشہ سے ضروری تھے ان کی جوڑی ایسے تھی جیسے گرمیاں اور آم۔۔ دونوں کا ایک دوسرے کے بغیر گزارہ نہیں تھا وہ ہر جگہ ساتھ پائے جاتے یہی وجہ تھی کہ انہیں لیلیٰ مجنوں کی جوڑی کہا جاتا تھا۔

"چل ٹھیک پھر میں بھیجتا ہوں پھوپھو لوگوں کو" زاویار سلام دعا کرنے کے بعد عزہ لوگوں کو بھیجنے کا کہتا اندر کی طرف چلا گیا۔

جبکہ معصب صہیب کی دوربین لگی آنکھوں سے بچتا گھر کا دروازہ پار کر گیا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آس پاس کا جائزہ لیتے ہوئے وہ عمارت میں داخل ہوئی وہ یہاں ایک دوست کے اصرار کرنے پر آتو گئی تھی مگر اب کچھ برا ہو جانے کا خیال اس کو مزید سہار رہا تھا، 'آج کے بعد کبھی دوبارہ نہیں آؤنگی صرف پہلی اور آخری دفعہ آئی ہوں' وہ دل می دوبارہ نہ آنے کا عہد کرتے ہوئے قدم بڑھا رہی تھی

اندر آتے ہی اس کے منہ سے بے ساختہ 'واؤ' نکلا تھا۔

وہ اس بات سے بے خبر کہ اس کی زندگی آج سے نئے راستے پر چل پڑے گی، قدم بڑھاتی جارہی تھی

(جاری ہے)

پڑھ کر اپنی رائے کا اظہار ضرور کیجیئے گا، تاکہ مزید بہتر کر سکوں اور اصلاح کر سکوں۔

جزاک اللہ خیر، فی امان اللہ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جاری ہے۔۔

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ وحقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔
ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی

ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews